نعمتوں کو محفوظ وبرقرار رکھنے کے چند قرآنی اصول واقدار

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ، خَلَقَ الْكَوْنَ بِإِبْدَاعٍ وَإِحْكَامٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(**إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ**)[(١)].

رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اللہ تعالیٰ کا بے انتہافضل وکرم ہے کہ اس نے زمین میں اپنے بندوں کی روزی بکھیر دی اور اس کی رحمت وعنایت ہے کہ اس نے اس میں ان کا رزق تقسیم فرمادیا اور اس میں بندوں کیلئے زندگی گذارنے کا سامان مہیا فرمادیا اور یہ سارے امور اعتدال اور توازن کے ساتھ ہیں اور یہ ساری چیزیں میزانِ حکمت اور تقدیرِ الٰہی کے مطابق ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:(**وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا**)[(٢)]. اوراس نے زمین میں برکت ڈال دی اور اس میں توازن کے ساتھ اس کی غذائیں پیدا کیں، پھر ہمارے ربّ کریم نے انسانیت کے تسلسل کی ذمہ داری لی ہے

---

(١) يونس: ٦.
(٢) فصلت: ١٠.

اور اس کی پائیداری کے اسباب کی ضمانت لی ہے چنانچہ جب خدائے عزّوجلّ نے سیدنا آدم علیہ السلام اور انکی بیوی کو زمین پر اتارا توان دونوں سے فرمایا تھا: (وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ)[1]. اور تمھارے لئے ایک مدت تک زمین میں ٹھہرنا اور کسی قدر فائدہ اٹھانا طے کردیا گیا ہے، یعنی زمین میں ٹھہرنے کی جگہ اور روزی ہے جس سے تم سارے انسان رہتی دنیا تک لطف اندوز ہوتے رہوگے اور اس سے فائدہ اٹھاتے رہوگے [2]. اسی طرح سیدنا نوح علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالی کے حکم سے جب کشتی بنالی اور یہ کام مکمل کرلیا تو خدائے عزّوجلّ نے ان سے فرمایا تھا: (احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ)[3]. اور ہر قسم (کے جانداروں) میں سے ایک ایک جوڑا بھی اس کشتی میں سوار کرلینا چنانچہ حضرت نوح نے اپنے ساتھ کائنات کی تمام مخلوقات میں سے مذکر اور مؤنث کو کشتی پر سوار کیا[4]، تاکہ زمین کو اس کے تمام اجزاء کے ساتھ محفوظ رکھا جاسکے، اور ماحولیات کے اسباب ووسائل کو باقی رکھا جاسکے

نعمتوں کی حفاظت کرنے والو! اس زمین پر ہم سب اس بات کے مکلف ہیں کہ اس کی حفاظت کریں اس کے وسائل کا تحفظ کریں ور اس کی صلاحیتوں کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں اللہ جلّ جلالہ کا فرمان عالیشان ہے :(وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ

(١) البقرة: ٣٦.
(٢) تفسير الطبري: (١٢/٣٥٩) وتفسير ابن كثير: (١/ ٢٣٦).
(٣) هود: ٤٠.
(٤) تفسير الطبري: (١٥/ ٣١٤).

إِصْلَاحِهَا)[١]، اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو، الغرض اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں زمین کو آباد وشاداب رکھنے کا حکم دیا ہے، اور اس کی تہذیب وتمدن کو اور اس کے وسائل کو ترقی دینے کی تاکید کی ہے چنانچہ اس کا ارشاد ہے: (هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا)[٢]، اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تم کو آباد کیا ، یعنی اس نے تمہیں زمین کو آباد وشاداب رکھنے والا بنایا چنانچہ تم اس سے نعمتیں حاصل کرتے ہو اس سے خزانے نکالتے ہو اس کی عمارتوں کو پختہ کرتے ہو زمین کی تعمیر وترقی میں حصہ لیتے ہو[٣]، اس میں کنویں کھودتے ہو اور راستے نکالتے ہو جس میں معیار زندگی کی بہتری اور خوشگواری ہے اور آنے والی نسلوں کیلئے نعمتوں کی حفاظت ہے اور ان کیلئے ان سے فائدہ اٹھانے کی ضمانت ہے باری تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق جو اس نے سیدنا نوح علیہ السلام سے فرمایا تھا: (اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ)[٤]، (اے نوح اب کشتی سے) اتر جاؤ ہماری طرف سے وہ سلامتی اور برکتیں لے کر جو تمھارے لئے بھی ہیں اور تمھارے ساتھ جتنی قومیں ہیں ان کے لئے بھی ہیں، الغرض زمین اور اس کے وسائل کا تحفظ امن وسلامتی کا ذریعہ ہے اور اس کی صلاحیتوں کی حفاظت نسلوں میں عمومی خیر وبرکت کا سبب ہے یا اللہ ہم سب کو شکر گذار

---

(١) الأعراف: ٨٥.
(٢) هود: ٦١.
(٣) تفسير البغوي: (١٨٥/٤) وتفسير القرطبي: (٥٦/٩).
(٤) هود: ٤٨.

بندوں میں شامل فرمالے اور زمین کی تمام نعمتوں کی حفاظت کرنے والا بنادے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمدﷺ کی مکمل اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے ،جنکی اطاعت کا تو نے اپنے اس فرمان میں حکم دیا ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) اے ایمان والو: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ اختیار ہوں ان کی بھی

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ، إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، أَمَرَنَا بِاسْتِدَامَةِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُقَدَّرَاتٍ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اللہ کے نیک بندو! میرے عزیز دوستو! اس روئے زمین میں ہم سب ایک دوسرے کے شرکت دار ہیں اسی پر ہم زندگی گذارتے ہیں اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اللہ کی عبادت و اطاعت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی سلامتی کے اور دائمی تحفظ کے ذمہ دار ہیں ان لوگوں کی طرح جنہوں نے کشتی پر سوار ہونے کے لئے باہم قرعہ ڈالا اور اس میں اپنی اپنی جگہ لے لی ان کی پوری کیفیت کو حدیث پاک میں اس طرح بیان کیا گیا ہے «فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا، وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا، وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا»[1]. پس بعض لوگوں کو کشتی کے اوپر کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ تو جو لوگ نیچے کے حصے میں تھے، انہیں (دریا سے) پانی لینے کے لئے اوپر والوں کے پاس سے بار بار گزرنا پڑتا انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے ہی حصہ میں ایک سوراخ کرلیں تاکہ ہم

---

(١) البخاري: (٢٤٩٣، ٢٦٨٦).

اوپر والوں کے لئے اذیت کا باعث نہ بنیں اب اگر اوپر والے نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں گے اور ان کو اپنے ارادے پر عمل کرنے دیں گے تو کشتی کے تمام لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑلیں تو یہ خود بھی بچیں گے اور کشتی کے سارے لوگ بھی محفوظ رہیں گے، الحاصل مشترکہ ذمہ داری پوری انسانیت پر تعمیر وتنظیم کو ضروری قرار دیتی ہے اور زراعت وشجر کاری کو لازم کرتی ہے تاکہ مٹی کی صلاحیت اوراس کی نمی برقرار رہے اور آب وہوا کی پاکیزگی محفوظ رہے اور ہم سب ایک صحت مند ماحول میں زندگی گذار سکیں نبی کریم ﷺ نے شجر کاری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: «إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ»[1]. اگر قیامت اس حال میں آجائے کہ تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا اور اس کا قلم ہو، تواگر وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے اسے زمین میں لگا سکتا ہو تو لگا دے، قابل تجدید توانائی پر انحصار بھی ان چیزوں میں شامل ہے جو ماحولیات کی پاکیزگی کو برقرار رکھتی ہیں، آب وہوا کے توازن کو برقرار رکھنے میں اس کا بڑا اہم کردار ہے اور یہ اس لئے ہے تاکہ زمین قابل کاشت اور سرسبز وشاداب رہے اور وہ ہمیشہ آسودہ اور مستحکم رہے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں ہماری مدبر حکومت ماحولیاتی وسائل کو ترقی دینے میں بڑی محنت کررہی ہے اور

(١) البخاري في الأدب الفرد: ٤٧٩، وأحمد في مسنده: (١٣٣٢٢).

قدرتی ذخائر کو منظم کرنے کے لئے عالمی اور مقامی سطح پر بے انتہا کوشش کر رہی ہے، تاکہ ہم ایک پاکیزہ اور صحت مند ماحول سے لطف اندوز ہو سکیں، اور یہ روئے زمین ہمیشہ مستحکم، صاف وشفاف اور پائیدار رہے اور ہم اس سے دین ودنیا کا فائدہ اٹھائیں اور باری تعالیٰ کی اطاعت وبندگی کریں، هَذَا؛ وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسلِّمْ وَبارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا لِنِعَمِكَ حَافِظِينَ، وَلِفَضْلِكَ شَاكِرِينَ، وَبِطَاعَتِكَ قَائِمِينَ، وَلِلْخَيْرَاتِ سَابِقِينَ، وَاجْعَلْنَا دَوْمًا مُوَفَّقِينَ، وَنَفِّسْ هَمَّ الْمَهْمُومِينَ، وَفَرِّجْ كَرْبَ الْمَكْرُوبِينَ، وَاشْفِ الْمَرْضَى وَعَافِ الْمُصَابِينَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالازْدِهَارَ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا. **عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.